ازعدالت عظمیٰ

چودھری دھرم سنگھ راٹھی

25نومبر
1957

بنام

ریاست پنجاب ودیگران

(ایس آر داس چیف جسٹس ، وینکٹارام ایئر، ایس کے داس، گجیندر گڈکر اور اے کے سارکر جسٹس صاحبان)

امتناعی نظر بندی۔مشاورتی بورڈ کی وقت کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرنے میں ناکامی۔اثر۔نظر بند، اگرضروری ہوتو اُسے بری کردیا جائے امتناعی نظر بندی ایکٹ (نمبر IV بابت 1950)، دفعات 10، 11.

امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 10 کے ذریعے مقرر کردہ وقت کے اندر مشاورتی بورڈ کی طرف سے اپنی رپورٹ پیش کرنا، حراست میں لیے گئے شخص کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اگر بورڈ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اس مدت سے آگے کوئی مزید نظر بندی غیر قانونی ہو جاتی ہے۔

نتیجتا، جب کہ حراست میں لیے گئے شخص کا معاملہ یہ تھا کہ مشاورتی بورڈ نے اس کی حراست کے دس ہفتوں کے اندر اپنی رپورٹ پیش نہیں کی تھی اور اس کے بعد اس کی حراست، اس لیے، غیر قانونی ہوگئی تھی اور حکومت کی جانب سے اس معاملے میں اس کی طرف سے دائر جوابی حلف نامے میں تبدیل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی تھی،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

توحراست میں لیے گئے شخص کوآزادکردیاجاناچاہیے۔

بنیادی دائرہ اختیار: (آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ہیبس کارپس کی نوعیت کی رٹ کے لیے) پٹیشن نمبر135 بابت 1957۔

درخواست گزار کی طرف سے: این سی چٹر جی اور نونیت لال۔

جواب دہندگان کی طرف سے: این ایس بندرا اور ٹی ایم سین۔

25 نومبر 1957۔ مندرجہ ذیل فیصلہ داس جج کے ذریعے سُنایا گیا

داس جج۔ یہ درخواست گزار کی طرف سے دائر ہیبس کارپس کی نوعیت کی رٹ کے لیے ایک درخواست ہے جسے 18 اگست 1957 کو امتناعی نظر بندی ایکٹ کے دفعہ 3، کے تحت ضلع مجسٹریٹ، کرنال کے زیرانتظام ایک حکم نامہ کے ذریعے حراست میں لیا گیا تھا۔ اور جسے ریاستی حکومت نے 29 اگست 1957 کو منظور کیا تھا۔

اپنی درخواست کے پیراگراف 10 (xii) میں درخواست گزار نے کہا کہ اس نے مشاورتی بورڈ کے سامنے نمائندگی کی اور ذاتی طور پر دوبارہ اس کے سامنے پیش ہوا، لیکن بورڈ نے ابھی تک کوئی حکم صادر نہیں کیا ہے اور امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت اس اس کے مطابق اس کی نظر بندی غیر قانونی اور غلط ہے۔ مشاورتی بورڈ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق، نظر بندی کی تاریخ سے دس ہفتوں کے اندر ریاستی حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کرے۔ رپورٹ تیار ہونے پر اس ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت ریاستی حکومت کو اقدامات کرنے ہوتے ہیں۔ اگر رپورٹ نظر بندی کے خلاف ہے تو حکومت کے پاس حراست میں لیے گئے شخص کو فوری طور پر رہا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے ایسی صورت میں رپورٹ جمع کرانے میں تاخیر کے نتیجے میں نظر بندی کی مدت مذید، اُس بیان محاورہ "فوری طور پر" سے بڑھ سکتی ہے جو دفعہ 11 بشمول دفعہ 10. میں آتا ہے۔ دوسری طرف اگر رپورٹ نظر بندی کی منظوری دیتا ہے تو حکومت حراست جاری رکھنے کی پابند نہیں ہے لیکن وہ نظر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بندی جاری رکھنے کا فیصلہ کرسکتی ہے اور اگر وہ نظر بندی جاری رکھتی ہے تو اسے اس طرح کی نظر بندی کی مدت طے کرنی ہوگی۔اس معاملے میں بھی رپورٹ پیش کرنے میں تاخیر حراست میں لیے گئے شخص کو اس کی حراست کے تسلسل کے بارے میں ریاستی حکومت کے نئے فیصلے کے فائدے سے محروم کرتی ہے۔لہذا، یہ اس طرح ہے کہ دونوں صورتوں میں قانون کے ذریعہ مقرر کردہ وقت کے اندر رپورٹ بنانا حراست میں لیے گئے شخص کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور وقت پر رپورٹ بنانے میں ناکامی سے غیر قانونی طور پر نظر بندی میں کافی حد تک طول پکڑ سکتا ہے اور اس لیے، دس ہفتوں کی میعاد ختم ہونے کے بعد حراست میں لیا گیا شخص اچھی طرح سے شکایت کر سکتا ہے کہ اسے قانون کے ذریعہ قائم کردہ طریقہ کار سے ذاتی آزادی سے محروم کر دیا گیا ہے۔اس معاملے میں مشاورتی بورڈ کی رپورٹ جو دس ہفتوں کے اندر دائر کی جانی تھی، وہ 27 اکتوبر 1957 کو منقضی ہوگئی۔یہ درخواست 8 نومبر 1957 کو دائر کی گئی تھی۔حراست میں لیا گیا شخص یہ شکایت کرسکتا ہے کہ 28 اکتوبر 1957 پر/کو اس کی حراست غیر قانونی اور غلط بن گئی ہے اور درحقیقت یہی بات اس نے پیراگراف 10 میں کہی ہے۔

ریاست کی جانب سے پیش ہوئے قابل وکیل نے کہا کہ عرضی میں کوئی الزام نہیں لگایا گیا ہے کہ بورڈ نے اپنی رپورٹ جمع نہیں کی ہے اور جو کچھ کہا گیا ہے وہ یہ کہ بورڈ نے کوئی حکم جاری نہیں کیا ہے۔قابل وکیل کا کہنا ہے کہ اگر درخواست گزار نے کہا ہوتا کہ بورڈ نے اپنی رپورٹ پیش نہیں کی تھی تو ریاستی حکومت کو اس الزام سے نمٹنے کی اُمید کی جاسکتی تھی۔ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت بورڈ کے پاس نظر بندی کو بدستور رکھنے یا چھوڑ دینے کا کوئی حکم صادر کرنے کا اختیار نہیں ہے، لیکن یہ صرف ریاستی حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کر کے اپنی ذمہ داری نبھاتا ہے۔اس تناظر میں، اس لیے، پیرا (xii) 10 کا سادہ مطالعہ کر کے یہ اشارہ ملتا ہے کہ درحقیقت درخواست گزار کی شکایت، یہ ہے کہ بورڈ نے مقررہ مدت کے اندر اپنا رپورٹ جمع نہیں کیا ہے اور اس لیے اس کی نظر بندی غیر قانونی بن گئی ہے۔ریاست کی طرف سے پیش ہوئے قابل وکیل نے یہ معلوم کرنے کے لیے وقت مانگا کہ آیا رپورٹ وقت کے اندر پیش کی گئی تھی۔ہم نہیں سمجھتے کہ اسطرح کی صورتحال میں اس سے ملتوی رکھنا چاہیے۔درخواست میں یہ الزام حتمی طور پر لگایا گیا تھا کہ بورڈ نے اپنا فرض ادا نہیں کیا تھا اور اُس وجہ سے نظر بندی غیر قانونی غلط تصور کیا گیا لیکن اس پیراگراف کو حزب اختلاف میں دائر کیے گئے دو حلف ناموں میں سے کسی کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

بھی تسلسل میں نہیں دیکھا گیا۔درخواست گزار کے کیس کے بارے میں کسی غلط فہمی کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔اس صورتحالات میں، ہماری رائے ہے کہ کوئی معقول وجہ نہیں دکھائی گئی ہے کہ کسی بھی طرح کی زیر التوار کھنے کی اجازت دی جانی چاہیے۔

اسطرح سے ہم نے ایکٹ کی دفعہ 10 میں طے شدہ طریقہ کار کی عدم تعمیل کے اثر پر غور کیا ہے، ہمارے لیے درخواست میں اٹھائے گئے دیگر نکات پر جانا ضروری نہیں ہے۔لہذا ہم ہدایت دیتے ہیں کہ دعوے کے مطابق رٹ جاری کی جائے اور درخواست گزار کو فوری طور پر آزاد کیا جائے۔

رٹ منظور کی گئی۔

درخواست گذار کو آزاد کر دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document